بسم اللہ الرحمن الرحیم
الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون
تذکرۃ الاولیاء
حضرت شیخ فرید الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ
کی شہرۂ آفاق تصنیف کا اردو ترجمہ
الفاروق بک فاؤنڈیشن، لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ

سنو! بے شک

اولیاء اللہ کو نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے

تذکرۃ الاولیاء

حضرت شیخ فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ

کی شہرۂ آفاق تصنیف کا اردو ترجمہ

الفاروق بک فاؤنڈیشن لاہور

نام کتاب	----------	تذکرۃ الاولیاء
ناشر	----------	الفاروق بک فاؤنڈیشن
تعداد	----------	ایک ہزار
سال اشاعت	----------	مئی 1997ء
طابع	----------	اے این اے پرنٹرز
قیمت	----------	۱۰۵ روپے

ملنے کا پتہ

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

داتا گنج بخش روڈ لاہور۔ فون : 7221953

9۔ الکریم مارکیٹ اردو بازار، لاہور۔ فون : 7225085-7247350

فہرست

باریاب فرمایا جس کا میں کسی طرح بھی شکر ادا نہیں کر سکتا۔ اے اللہ! میں اپنی عبادت و ریاضت پر نازاں نہیں ہوں بلکہ یہ بات قابل فخر ہے کہ تو نے اپنے احکامات کی بجا آوری کے لئے قوت و طاقت عطا کر کے خلعت بزرگی سے سرفراز فرمایا۔ اے اللہ! میرا شمار تو ان آتش پرستوں میں کر لے جو ستر سال آتش پرستی میں مبتلا رہے اور آخری عمر میں صحرائے گمراہی سے نکل کر وادی ہدایت میں پہنچے اور اسلام میں داخل ہو کر ان میں تیرا نام لینے کا ذوق پیدا ہو گیا۔ اے اللہ! نہ تجھے کسی سبب کی حاجت ہے اور نہ قبولیت کے لئے کسی عبادت کی اور نہ تیرے یہاں کی یہ رسم ہے کہ کثرت گناہ کی بنا پر گنہگاروں کو کسی طرح معاف ہی نہ کرے، بلکہ تجھے کلی اختیار ہے کہ جس کو چاہے معاف کر کے اپنے قرب سے نواز دے۔ اے اللہ! گو میں نے اپنے نزدیک بہت ہی نیک کام انجام دیئے لیکن وہ تیری بارگاہ میں قبولیت کے ہرگز قابل نہیں لہٰذا ان کو نظر انداز فرما کر صرف اپنے رحم و کرم سے میری مغفرت فرما دے۔

آپ ہمہ اوقات اللہ اللہ کا ورد جاری رکھتے اور عالم نزع میں بھی آپ کی زبان پر اللہ ہی کا نام تھا اور موت سے قبل آپ نے فرمایا کہ اے اللہ! میں دنیا میں بربنائے غفلت تیری عبادت سے محروم رہا اور اب آخری وقت میں بھی تیری عبادت سے غافل ہوں اس کے باوجود بھی تیری رحمت کا متمنی ہوں۔ یہ کلمات زبان پر تھے کہ روح مبارک اعلیٰ علیین کی جانب پرواز کر گئی۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

کسی نے خواب میں دیکھ کر آپ سے سوال کیا کہ تصوف کا کیا مفہوم ہے؟ فرمایا کہ راحتوں کو چھوڑ کر مشقتیں برداشت کرنے کا نام ہی تصوف ہے۔

جب شیخ ابو سعیدؒ اور ابوالخیر آپ کی زیارت کے لئے حاضر ہوئے تو کچھ دیر قیام کر کے چلتے وقت فرمایا کہ یہ وہ ٹھکانہ ہے جہاں کھوئی ہوئی چیز مل جاتی ہے۔

باب۔ ۱۵

حضرت عبداللہ بن مبارک رحمتہ اللہ علیہ کے حالات و مناقب

تعارف: آپ علوم ظاہری و باطنی سے مرصع اور شریعت و طریقت سے آراستہ تھے، اور علماء اور صوفیاء دونوں ہی آپ کے مراتب کے پیش نظر بے حد تعظیم و احترام کرتے تھے اور عظیم تر مشائخین آپ کی صحبت سے فیض یاب ہوئے اس کے علاوہ آپ کی تصانیف و کرامات کثرت سے ہیں، ایک مرتبہ حضرت سفیان ثوری اور حضرت فضیل بن عیاض نے آپ کو تشریف لاتے دیکھا تو ثوریؒ نے کہا کہ اے مرد مشرق تشریف لائیے اور حضرت فضیل نے کہا اے مرد مغرب اور جو مغرب و مشرق کے درمیان ہے تشریف لائیے حضرت مصنف فرماتے ہیں کہ جس کی تعریف میں حضرت فضیل جیسے بزرگ رطب اللسان ہوں ان کے اوصاف بھلا میں کیا

آپ کے پاس ایک ایسا غلام تھا جس سے آپ نے یہ شرط کر رکھی تھی کہ اگر تم محنت مزدوری کر کے اتنی رقم مجھے دے دو تو میں تم کو آزاد کر دوں گا۔ ایک دن کسی نے آپ سے کہہ دیا کہ آپ کا غلام تو سرقہ کرتے ہوئے کفن چرا کر فروخت کرنے کے بعد آپ کی رقم ادا کرتا ہے۔ یہ سن کر آپ کو بے حد ملال ہوا اور رات کو چھپ کر اس کے پیچھے پیچھے قبرستان پہنچ گئے۔ قبرستان میں جا کر غلام نے ایک قبر کھولی اور نماز میں مشغول ہو گیا اور جب آپ نے قریب سے دیکھا تو معلوم ہوا کہ وہ ٹاٹ کے کپڑے پہنے اپنے گلے میں طوق پہنے ہوئے گریہ وزاری کر رہا ہے یہ دیکھ کر آپ رو پڑے اور پوری رات آپ نے باہر اور غلام نے قبر میں عبادت کرنے میں گزاری دی۔ پھر صبح کو غلام نے قبر کو بند کیا اور فجر کی نماز مسجد میں جا کر ادا کی اور یہ دعا کرتا رہا کہ اے اللہ اب رات گزر چکی ہے اور میرا آقا اب رقم طلب کرے گا۔ لہٰذا اپنے کرم سے تو ہی کچھ انتظام فرما دے۔ اس دعا کے بعد ایک نور نمودار ہوا اور اس نے درہم کی شکل اختیار کر لی۔ چنانچہ آپ یہ واقعہ دیکھ کر غلام کے قدموں میں گر پڑے اور فرمایا کہ کاش تو آقا اور میں غلام ہوتا۔ یہ جملہ سن کر غلام نے پھر دعا کی کہ اے اللہ! اب میرا راز فاش ہو گیا اس لئے مجھے دنیا سے اٹھا لے اور آپ ہی کی آغوش میں دم توڑ دیا۔ پھر آپ نے غسل دے کر ٹاٹ ہی کے لباس میں دفن کر دیا۔ لیکن رات کو خواب میں دیکھا کہ حضور اکرمؐ اور حضرت ابراہیم دو براقوں پر تشریف لائے اور فرمایا کہ اے عبداللہ! تو نے ہمارے دوست کو ٹاٹ کے لباس میں کیوں دفن کیا ہے؟

ایک مرتبہ آپ بہت وجاہت کے ساتھ چل رہے تھے کہ ایک نادار سید نے کہا کہ میں سید ہونے کے باوجود بھی آپ سے مرتبہ میں کم کیوں ہوں۔ فرمایا کہ میں تو تیرے جد امجد کا اطاعت گزار ہوں لیکن تو ان کے اقوال واعمال پر بھی عمل پیرا نہیں بعض حضرات کہتے ہیں کہ آپ نے یہ جواب دیا کہ یہ تو ایک حقیقت ہے کہ تیرے جد اعلیٰ خاتم الانبیاء تھے اور میرا باپ گمراہ مگر تیرے جد اعلیٰ نے جو ترکہ چھوڑا اس کو میں نے حاصل کر لیا جس کی وجہ سے یہ مرتبہ عطا کیا گیا اور میرے باپ کی گمراہی تو نے ترکہ حاصل کر لی اس لئے تو رسوا ہو گیا لیکن اسی شب آپ نے خواب میں حضور اکرمؐ کو غصہ کی حالت میں دیکھا اور جب وجہ دریافت کی تو حضورؐ نے فرمایا کہ تو نے میری آل کے عیوب کی پردہ دری کیوں کی چنانچہ آپ بیدار ہونے کے بعد اسی سید کی جستجو میں نکل کھڑے ہوئے اور ادھر اس سید نے خواب میں دیکھا کہ حضور اکرمؐ یہ فرما رہے ہیں کہ اگر تیرے اعمال و افعال بہتر ہوتے تو عبداللہ تیری اہانت کیوں کرتا؟ چنانچہ وہ بھی بیداری کے بعد آپ کی تلاش میں چل دیا اور جب راستہ میں دونوں کی ملاقات ہوئی تو دونوں اپنا اپنا خواب سنانے کے بعد تائب ہوئے۔

حضرت سہیل بیشتر آپ کے پاس تشریف لایا کرتے تھے ایک مرتبہ چلتے ہوئے کہنے لگے کہ اب میں کبھی آپ کے پاس نہیں آؤں گا۔ اس لئے کہ آج چھت پر سے آپ کی کنیزیں مجھے اے سہیل! کہہ کر آواز دے